Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیرھویں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے بارے میں باسکٹ بال کے ماہرین کے تاثرات

ایسا کامیاب ٹورنامنٹ پہلے نہیں ہوا

سیکرٹری پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن

یہ ٹورنامنٹ ہر سال منعقد ہونا چاہیئے انتظامات نہایت قابل تعریف تھے

باسکٹ بال کے ممتاز کوچ افضل خان سرگودھا ڈویژن ایسوسی ایشن کے سکرٹری ملک نورالدین اور صاحبزادہ مرزا طاہر احمد کی آراء

ربوہ ۲۸ صلح (جنوری) پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن کے سیکرٹری جناب شیخ نعیم نے تیرھویں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایسا کامیاب ٹورنامنٹ پہلے کبھی نہیں ہوا۔ وہ آج یہاں ٹورنامنٹ کے اختتام پر نمائندہ الفضل سے گفتگو کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ٹورنامنٹ بہت اچھا رہا۔ کھیل کا معیار بھی اچھا رہا کھلاڑیوں نے جس رفتار سے سکور کئے ہیں۔ اس سے کھیل کے بلند معیار کا پتہ چلتا ہے۔ انہوں نے آٹھ سال کے بعد اس ٹورنامنٹ کے احیاء کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس سے باسکٹ بال کی گیم کو ترقی کرنے میں بڑی مدد ملے گی۔ باسکٹ بال کے کھیل کی ترقی میں ربوہ کے کردار کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ کردار آج سے ہی قابل تعریف نہیں ہے بلکہ یہ کردار آج سے بیس پچیس سال پہلے سے قائم ہے۔ شامل ہونے والی ٹیموں کے معیار کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ فائنل میچ میں پاک آرمی کی ٹیم شاید اچھا نہیں کھیل سکی۔ انہوں نے چیب بنک کے معیار کو سراہا۔ فضل عمر کلب اور پاک ریلوے کے درمیان تیسری اور چوتھی پوزیشن کے فیصلے کے لئے ہونے والے میچ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ بہت عمدہ میچ تھا۔ جس میں دونوں ٹیموں نے معیاری کھیل کا مظاہرہ کیا۔

باسکٹ بال کے انٹرنیشنل کوچ جناب محمد افضل خان نے نمائندہ الفضل سے گفتگو کرتے ہوئے شیخ نعیم صاحب کے خیالات کی تائید کی اور کہا کہ ایسا ٹورنامنٹ ہر سال ہوتا رہے تو اس کے بہت اچھے نتائج برآمد ہوں گے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے محترم چوہدری محمد علی صاحب سابق پرنسپل گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی خدمات کو سراہا۔ انہوں نے ٹورنامنٹ کے دوران ٹوسیلین اور اچھے انتظامات کی تعریف کی اور آل گائزنگ کمیٹی کو کامیاب ٹورنامنٹ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے کالجوں کو قومیانے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر کالجوں کو ڈی نیشنلائز کر دیا جائے۔ تو یہ اچھے ادارے پھر سے کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس سے ٹیمیں بھی بنیں گی اور کھیل کا معیار بھی بلند ہوتا چلا جائے گا۔

سرگودھا ڈویژن باسکٹ بال فیڈریشن کے سیکرٹری ملک نورالدین صاحب نے ٹورنامنٹ کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ ٹورنامنٹ بہت اچھی طرح سے آرگنائز کیا گیا تھا۔ اس قسم کے ٹورنامنٹ اگر ہر سال ہوتے رہیں تو اس سے گیم کا معیار بلند کرنے میں مدد ملے گی۔

ٹیموں کے کھیل کے معیار پر رائے زنی کرتے ہوئے ملک نورالدین صاحب نے کہا کہ فضل عمر کلب ربوہ اور پاک ریلوے کا میچ بہت دلچسپ رہا۔ اس کھیل کا معیار بہت عمدہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ پاک ریلوے کے کھلاڑی تجربہ کار تھے۔ اس کے باوجود فضل عمر کلب کے نوجوان کھلاڑیوں نے

(باقی صفحہ پر)

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رب انی مغلوب فانتصر

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم اتحاد

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۱۵ ربیع الاول ۱۴۰۰ھ ۱۵ تبلیغ ۱۳۵۹ھش ۱۵ فروری ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۷

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۲ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۳۱ جنوری کو چند یوم کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس عرصہ کے لئے ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کو امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی تائید و نصرت اور مقاصد عالیہ میں غیر معمولی کامیابی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں

ربوہ۔ یکم تبلیغ (فروری) آج یہاں نماز جمعہ محترم امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی ہدایت پر مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔

(باقی صفحہ پر)

جماعت احمدیہ کی اکسٹھویں مجلس مشاورت

جملہ امراء اضلاع جماعت احمدیہ کی خدمت میں ضروری گزارش

امسال جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۸-۲۹-۳۰ امان/مارچ ۱۳۵۹ھش بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار۔ ربوہ میں منعقد ہوگی

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے ایجنڈا کے لئے تجاویز سیکرٹری مجلس مشاورت کے پاس پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۰ تبلیغ/فروری مقرر کی گئی ہے۔ تجاویز حسب قواعد جماعتوں کے اجلاس عام میں پیش ہو کر اور کثرت رائے کی منظوری سے مرکز میں آنی چاہئیں۔

۲۔ نمائندگان مجلس مشاورت کے اسماء گرامی ۱۰ امان/مارچ تک دفتر ہذا میں پہنچ جانے چاہئیں۔ امراء صاحبان اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ نمائندگان کا انتخاب جماعتوں کے اجلاس عام میں اور حسب قواعد ہو

۳۔ نمائندگان اسلامی شعار کے پابند اور باریش ہوں۔

۴۔ جملہ امراء اضلاع کی خدمت میں گزارش ہے کہ مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے لئے ان کی طرف سے جن جماعتوں کو (مقررہ کوٹہ کے مطابق) نمائندگی کا حق دیا جا رہا ہے ان کی اطلاع یکم مارچ تک خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۵ ربیع الاول ۱۴۰۰ھ
۳ تبلیغ ۱۳۵۹ ہش

طبعی تحقیقات سے متعلق ایک آسمانی پیشگوئی اور اسکا اہم بالشان ظہور

ہم گزشتہ اداریہ میں قرآن مجید کی آیات اور بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی رُو سے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ بدیع و عریض کائنات اور اس میں پائی جانے والی ہر شئی اپنی خلقت اور ہیئت کی رُو سے اللہ تعالیٰ وجہ خالق کائنات ہے کی ہستی ہی نہیں بلکہ اُس کی توحید کی بھی آئینہ دار ہے۔

ہم نے واضح کیا تھا کہ اوّل تو سورج، چاند، ستاروں اور سیاروں نیز جس مادہ سے جملہ اجسام بنے ہیں ان کے ذرات اور ہیبت ناک سمندروں کی صورت اختیار کرنے والے پانی کے قطرات کی کروی شکلیں جہت سے مبرّا ہونے کے باعث خالق کائنات کی توحید کو آشکار کر رہی ہیں۔ دوسرے ابتدائے آفرینش میں پورے نظامِ شمسی کا گیند نما ایک عظیم کرہ کی شکل میں ہونا اور اندرونی چکر کے نتیجہ میں اُس کے کناروں کا اُس سے الگ ہو ہو کر دور دُور پھیکے جانا اور اُس عظیم کرہ سے علیحدہ ہونے والے ٹکڑوں کا نسبتاً چھوٹے چھوٹے کروں کی شکل اختیار کرنا، اسی طرح ہر قسم کی زندگی اور حیات کا ایک ہی منبع و مخرج یعنی پانی سے معرضِ وجود میں آنا اور ہر نوع کی مخلوق کا علیحدہ علیحدہ ایک ایک نفسِ واحد سے جوڑوں کی شکل اختیار کر کے افزائش نسل کی صورت میں بڑھنا اور پھلنا پھولنا۔ الغرض ہر ایک کے منبع و مخرج کی یہ سب اکائیاں اس طرف رہنمائی کر رہی ہیں کہ اس پورے نظامِ شمسی کو نیستی سے ہستی کا جامہ پہنانے اور اسے معرضِ وجود میں لانے والا خدا خود اپنی ذات میں واحد لاشریک اور لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ کا مصداق ہے۔ چونکہ وہ خود واحد اور احد ہے اس لئے اُس نے اپنی پیدا کردہ کائنات اور اس کی ہر شئے میں اپنی توحید کا نقش رکھ دیا ہے۔ یہی وجہ ہے یہ کائنات اور اُس کی ہر شئی میں توحید کا نور چمک رہا ہے اور وہ توحیدِ باری کو آشکار کر رہی ہے۔

آج اس ضمن میں ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآنی تعلیم کی رُو سے جہاں توحید باری تعالیٰ کی اس اہم بالشان کائناتی اور طبیعاتی دلیل کو بڑی شدّ و مد کے ساتھ پیش فرمایا وہاں اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر ایک اہم بالشان پیشگوئی بھی فرمائی اور وہ پیشگوئی یہ تھی کہ قریب مستقبل میں وسیع پیمانہ پر طبعی تحقیقات کے نتیجہ میں ایسے زبردست انکشافات ہوں گے جن سے اللہ تعالیٰ کی توحید دن بدن آشکار ہوتی چلی جائے گی۔ چنانچہ آپ نے سورہ آل عمران کی آیات اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"آسمانوں کی بناوٹ اور زمین کی بناوٹ اور رات اور دن کا آگے پیچھے آنا دانشمندوں کو اس اللہ کا صاف پتہ دیتے ہیں جس کی طرف مذہب اسلام دعوت دیتا ہے۔ اس آیت میں کس قدر صاف حکم ہے کہ دانشمند اپنی دانشوں اور مغزوں سے بھی کام لیں اور جان لیں کہ اسلام کا خدا ایسا گورکھ دھندا نہیں ہے کہ اُسے عقل پر پتھر مار کر بجبر منوایا جائے اور صحیفۂ فطرت میں کوئی بھی ثبوت اُس کے لئے نہ ہو بلکہ فطرت کے وسیع اوراق میں اُس کے اسقدر نشانات ہیں جو صاف بتلاتے ہیں کہ وہ ہے۔ ایک ایک چیز اس کائنات میں اُس نشان اور تختہ کی طرح ہے جو ہر سڑک اور گلی کے سر پر اُس سڑک یا محلہ یا شہر کا نام معلوم کرنے کے لئے لگایا جاتا ہے۔ (ایک ایک چیز) خدا کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور موجود ہستی کا پتہ ہی نہیں بلکہ مطمئن کر دینے والا ثبوت دیتی ہے۔ زمین و آسمان کی شہادتیں کسی مصنوعی اور بناوٹی خدا کی ہستی کا ثبوت نہیں دیتیں بلکہ اُس خدا کی ہستی کا ثبوت دیتیں جو اَحَد، الصَّمَد، لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ کی ہستی کو دکھاتی ہیں جو زندہ اور قائم خدا ہے اور جسے اسلام پیش کرتا ہے..... (اس لئے یہ بات یاد رکھو کہ) طبعی تحقیقاتیں جہاں تک ہوتی چلی جائیں گی وہاں توحید ہی توحید نکلتی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس آیت اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ..... الآیۃ میں بتلاتا ہے کہ جس خدا کو قرآن مجید پیش کرتا ہے اُس کے لئے زمین و آسمان دلائل سے بھرے پڑے ہیں۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء بحوالہ ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۶۲، ۶۳)

حضور علیہ السلام کا یہ پُر معارف ارشاد اس حقیقتِ کبریٰ کا ہی آئینہ دار نہیں ہے کہ کائنات اور اُس کی ہر ایک شئی اللہ تعالیٰ کی ہستی اور توحید کو آشکار کر رہی ہے بلکہ ایک اہم بالشان پیشگوئی پر بھی مشتمل ہے اور وہ یہ کہ آئندہ طبیعیات کے میدان میں جس قدر بھی تحقیقات ہوں گی ان کے نتیجہ میں دُنیا پر یہ حقیقت منکشف ہوتی چلی جائے گی کہ کائنات کو پیدا کرنے اور اسے چلانے والا ایک خدا ہے اور پھر وہ ہے بھی اپنی ذات میں اکیلا کوئی اس کا شریک نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے اپنی توحید کا نقش کائنات کی ہر چیز میں رکھا ہوا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی یوں تو اوّل دن سے ہی پوری ہوتی چلی آ رہی ہے لیکن ابھی حال ہی میں یہ خود آپ ہی کے ایک متبع کی ایک زبردست تحقیق اور تہلکہ انگیز انکشاف کے نتیجہ میں جس شان سے پوری ہوئی وہ ایک اہم بالشان نشان کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہماری مراد مشہورِ عالم مسلمان پاکستانی سائنسدان محترم جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی اُس تحقیق سے ہے جس پر آپ کو فزکس کا اعلیٰ ترین اعزاز یعنی نوبل پرائز دیا گیا ہے۔ آپ کے جدید انکشاف سے کائنات اور اس کے محکم و ابلغ نظام کا ایک ایسا پہلو دنیا کے سامنے آیا ہے جس سے یہ حقیقت اور زیادہ اجاگر ہوتی ہے کہ اس کائنات کا پیدا کرنے والا خدا اپنی ذات میں اکیلا اور منفرد ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں اور کوئی اور اُس جیسا نہیں وہی اوّل ہے، وہی آخر ہے وہی ظاہر ہے، وہی باطن ہے، وہی وہ ہے باقی جو کچھ نظر آتا ہے وہ اُسکی مخلوق ہے۔

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے کائنات میں کارفرما چار قوتوں میں وحدت کی بنیاد تلاش کر کے سائنسدانوں کی اس طرف رہنمائی کی ہے کہ چاروں قوتیں ایک ہی وحدت سے پھوٹتی ہیں۔ ان چار قوتوں میں سے ایک کشش ثقل ہے۔ دوسری قوت طاقتور ایٹمی قوت ہے۔ تیسری قوت کمزور ایٹمی قوت ہے اور چوتھی قوت ہے برقی مقناطیسی قوت۔ مشہور زمانہ سائنسدان آئن سٹائن ان چاروں قوتوں کی مشترک بنیاد تلاش کرنے میں تیس سال لگا رہا لیکن اُسے اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ پروفیسر سلام صاحب نے تحقیق کے لئے اسی میدان کو چنا اور بفضلِ اللہ تعالیٰ آپ نے حتمی اور یقینی طور پر ثابت کر دکھایا کہ برقی مقناطیسی قوت اور کمزور ایٹمی قوت ایک ہی قوت کے دو مختلف روپ ہیں اس طرح آپ نے کائنات میں کارفرما چار قوتوں میں سے دو قوتوں میں وحدت کا ثبوت فراہم کر کے ایک ایسی بنیاد مہیا کر دی کہ جس سے آگے چل کر یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچنے کا قوی امکان پیدا ہو گیا کہ چاروں طاقتیں فی الاصل ایک وحدت سے ہی پھوٹتی ہیں۔ ہر چند کہ باقی قوتوں کا بھی ایک ہی منبع سے نکلنے کا ثبوت مہیا ہونا ابھی باقی ہے اور اس پر کام ہو رہا ہے تاہم کائنات میں کارفرما قوتوں کے ایک ہی وحدت سے نکلنے کی جو مستحکم بنیاد مہیا ہوئی ہے اُس نے ایک نئے رنگ میں آشکار کر دکھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی پیدا کردہ کائنات کی ہر ایک چیز میں اپنی توحید کا نقش رکھا ہوا ہے۔

بلاشبہ اس یکسر نئی تحقیق نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کو ایک نئے رنگ میں پورا کر کے مغرب کے سائنسدانوں کو توحید پر یقین کی ڈیوڑھی تک پہنچا دیا ہے۔ خدا کے ہاتھ کا اب ایک ہی دھکا لگنا باقی ہے کہ وہ یقین کامل کے دارالامان میں داخل ہو کر اور توحید باری تعالیٰ کا اقرار کر کے اُس پر صدق دل سے ایمان لے آئیں گے۔ ایسا ہو کر رہے گا اس لئے کہ حضور علیہ السلام نے اس کی وحی الٰہی کی بناء پر پہلے ہی بشارت دے رکھی ہے۔ جیسا کہ حضورؑ کے اس ارشاد سے ظاہر ہے:۔

"مَیں اُمید کرتا ہوں کہ کچھ تھوڑے زمانہ کے بعد عنایتِ الٰہی ان میں سے بہتوں کو اپنے خاص ہاتھ سے دھکا دے کر سچی اور کامل توحید کے اس دارالامان میں داخل کر دیگی جس کے ساتھ کامل محبت اور کامل خوف اور کامل معرفت عطا کی جاتی ہے۔ یہ امید میری محض خیالی نہیں ہے بلکہ خدا کی پاک وحی سے یہ بشارت مجھے ملی ہے۔"

(لیکچر لاہور صفحہ ۳۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ اوّل

حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما سابق مبلغ مشرقی افریقہ حال مقیم لنڈن

خلیفۃ المسیح اوّل حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے قصرِ احمدیت کی بنیادی اینٹ بنایا ہے۔ قدرتِ ثانیہ کے آپ مظہرِ اوّل تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کے بارہ میں لکھا ہے کہ "وہ صدق وصفا اور اخلاص اور محبت اور وفاداری میں میرے سب مریدوں میں سے اوّل نمبر پر ہیں"۔ (حمامۃ البشریٰ) آپ کی زندگی کے حالات اور واقعات ایمان افروز ہیں۔ آپ کی پاکیزہ سیرت نہایت دلربا اور قلوب کو جلا دینے کا باعث ہے۔

عالی مرتبت شخصیت

بزرگوں کی روایات اور سلسلہ کے لٹریچر کے مطالعہ سے آپ کی شخصیت کا جو تصور ابھرتا ہے وہ اس طرح ہے کہ آپ نہایت وجیہہ تھے۔ رنگ گندمی۔ چہرہ پُرشوکت اور نورانی تھا۔ قد لمبا۔ جسم بھاری اور ڈاڑھی گھنی تھی۔ قویٰ مضبوط تھے۔ بہت جفاکش اور اولوالعزم تھے۔ نہایت ذکی الذہن تھے۔ حافظہ غضب کا تھا۔ حلیم و بردبار تھے۔ نکتہ رس تھے۔ نورِ فراست سے آپ کو وافر حصہ ملا تھا۔ علم و فضل میں فوقیت حاصل تھی۔ عالم باعمل تھے۔ اعلیٰ درجہ کے متکلم اور مناظراتِ دینیہ میں وسیع نظر رکھتے تھے۔ عمدہ کتابوں کو جمع کرنے کا آپ کو بے حد شوق تھا۔ بہت سی کتب کے مصنف تھے۔ علم دوست تھے۔ اہلِ کمال کے قدردان تھے۔ توحید پرست تھے۔ توکل کا آپ کو بلند مقام حاصل تھا۔ بہت دعائیں کرنے والے تھے۔ صاحبِ کشف والہام تھے۔ قرآن مجید سے انتہائی عشق تھا۔ قرآن مجید کا پڑھنا۔ پڑھانا اور اس کے معارف بیان کرنا آپ کی روح کی غذا تھی۔ طبیعت میں استغنا تھا۔ نہایت خود دار تھے۔ طرزِ معاشرت سادہ تھی۔ متواضع اور فیاض تھے۔ غرباء کے غمگسار تھے۔ پاک دل صوفی تھے۔ حاذق طبیب تھے۔ خدمتِ خلق آپ کا خاص وظیفہ تھا۔ دینی غیرت رکھتے تھے۔ نصرتِ دین کا آپ کے دل میں خاص جوش تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچے جانثار خادم تھے۔ حضور کی اطاعت اور استقامت اور وفاداری میں آپ ایسے مقام پر کھڑے تھے کہ گویا فنا فی المسیح الموعود تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کے متعلق فرمایا ہے کہ:-

"دل میں ازبس آرزو ہے کہ اور لوگ بھی مولوی صاحب کے نمونہ پر چلیں۔ مولوی صاحب پہلے راستبازوں کا ایک نمونہ ہیں"۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۷۸۱)

علم کی لگن

بچپن سے آپ کو علم کا شوق تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ۔ یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر فرض ہے۔ ہمیشہ آپ کے پیشِ نظر رہا۔ طلبِ علم کی راہ میں جس طرح آپ نے صعوبتیں اٹھائیں ہیں وہ حالات پڑھ کر انسان حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔ حضرت مولانا نے علوم فقہ، حدیث، تفسیر، عربی ادب، تصوف، فلسفہ اور کلام میں عبور حاصل کیا۔ اسی طرح فنِ طبابت میں بھی آپ نے کمال حاصل کیا۔ طلبِ علوم کے لئے آپ نے سینکڑوں میل دور کے سفر کئے اور ہندوستان کے مشہور اساتذہ سے اکتسابِ علم کیا۔ بہت سے سفر آپ نے پاپیادہ کئے۔ بالآخر آپ حج کے لئے تشریف لے گئے۔ وہاں جاکر آپ کی تشنہ کامی بڑھی اور آپ نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں چند سال قیام کرکے بعض بزرگ علماء سے اکتسابِ علم کیا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور نصرت ہر موقع پر آپ کے شاملِ حال ہوئی۔ آپ کے طالب علمی کے سفروں کے حالات اور واقعات دلچسپ اور سبق آموز ہیں۔ احباب کو کتاب "حیاتِ نور" کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

اساتذہ کی قدر

علم کی لگن کے نتیجہ میں آپ کے دل میں اساتذہ کی بھی بڑی قدر تھی۔ آپ نے ہمیشہ ان کے احسانوں کو یاد رکھا اور ان کے لئے دعائیں کیں۔ اساتذہ کی قدر کے بارہ میں ایک واقعہ بطور مثال عرض کرتا ہوں۔ ابتدائی عمر میں آپ نے حکیم الدین مرحوم سے جو لاہور میں گمٹی بازار میں رہتے تھے۔ طب پڑھنی شروع کی۔ لیکن جلد ہی آپ کو بھیرہ جانا پڑا۔ اس لئے یہ سلسلہ تعلیم کا زیادہ عرصہ تک جاری نہ رہ سکا۔ مگر تعلقِ شاگردی کا آپ کو اتنا لحاظ تھا کہ آخری عمر میں ایک مرتبہ جب آپ لاہور تشریف لے گئے تو ملک خدا بخش مرحوم نے اپنی کسی عزیزہ کی بیماری کا آپ سے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا۔ ہم خود جاکر دیکھتے ہیں۔ چنانچہ حضور نے ملک صاحب کے ساتھ جاکر مریضہ کو دیکھا۔ بعد فراغت فرمایا کہ حکیم الدین مرحوم کا مکان یہاں سے قریب تھا۔ ملک صاحب نے عرض کیا۔ حضور! حکیم صاحب کے صاحبزادہ حکیم فیروزالدین صاحب میرے دوست ہیں۔ میں ان کو بھی اطلاع بھجواتا ہوں۔ وہ فوراً آجائیں گے۔ فرمایا ملک صاحب! فیروزالدین صاحب آپ کے دوست ہوں گے مگر میرے استاد کے بیٹے ہیں۔ اس لئے میں ان کے گھر جاکر ملونگا۔ غور کا مقام ہے۔ ایک شخص جو تبحرِ علمی اور طبی کمالات کی وجہ سے ملک بھر میں عظمت اور قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اور روحانی لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ نے اُسے خلافت کے ارفع مقام پر سرفراز فرمایا ہوا ہے۔ وہ ان عظمتوں کے باوجود یہ پسند نہیں کرتا کہ اپنے استاد کے بیٹے کو ملاقات کے لئے بلائے۔ بلکہ وہ یہی چاہتا ہے کہ خود اس کے مکان پر جاکر ملاقات کرے۔

اسلام نے علم کے حصول پر بہت زور دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو تاکید فرمائی ہے کہ

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ اِلَى اللَّحْدِ۔

یعنی بچپن سے لے کر مرتے دم تک علم کے حصول کی کوشش کرتے رہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل اس حدیث کے مطابق تھا۔ طالب علمی کے دور سے گزر کر جب آپ عملی زندگی میں داخل ہوئے تب بھی آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو ملحوظ رکھا اور وقت نکالکر کچھ نہ کچھ سیکھتے رہے۔ حتیٰ کہ بڑھاپے میں جب کہ آپ کے قویٰ میں ضعف اور کمزوری آگئی تھی آپ نے چاہا کہ کچھ سیکھیں۔ آپ کی وفات کے موقع پر ایڈیٹر صاحب اخبار نور نے لکھا:-

"تقریباً چھ ماہ کی بات ہوگی کہ حضور نے مجھے فرمایا۔ کہ ہم گرنتھ پڑھنا چاہتے ہیں۔ اردو میں نہیں۔ گورمکھی میں۔ مجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ تمہارے پاس جاسکوں۔ تم مجھے گورمکھی پڑھا دو۔ چنانچہ حضور نے اردو اور گورمکھی دونوں گرنتھ منگوائے اور باقاعدہ گورمکھی پڑھنا شروع کی۔ دو چار روز میں حضور نے خاصی مہارت پیدا کرلی۔ اگر آپ کو کچھ موقع ملتا تو اس میں کلام نہیں کہ آپ گرنتھ پر عبور حاصل کرلیتے"۔

(اخبار نور جلد ۵ پرچہ ۲۴ مارچ ۱۹۱۴ء)

قرآن مجید سے عشق

آپ کو قرآن مجید سے عشق تھا۔ فرماتے تھے کہ قرآن مجید میری غذا ہے اور میری روح کی فرحت کا ذریعہ ہے۔ جنت کی نعماء کے ذکر آنے پر فرمایا کہ "اگر خدا تعالیٰ نورالدین سے پوچھے کہ تمہیں کونسی چیز سب سے زیادہ پسند ہے۔ تو میں یہی کہوں گا کہ مجھے قرآن مجید دیا جائے"۔ قرآن مجید کا پڑھنا اور پڑھانا آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ آپ جہاں کہیں تشریف لے جاتے تھے۔ وہیں درس شروع فرما دیتے تھے۔ قادیان میں آپ نے مختلف درس مقرر کر رکھے تھے۔ اخبار البدر کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ صبح کی نماز کے بعد آپ کسی نہ کسی کو قرآن مجید پڑھاتے تھے۔ ظہر کے بعد بھی درس مقرر کر رکھا تھا۔ عصر کے بعد مسجد اقصیٰ میں درس دیتے تھے۔ مغرب کی نماز کے بعد بھی بعض دفعہ درس دیا کرتے تھے۔ آخیر عمر تک جب کہ آپ کے قویٰ کمزور ہوگئے تھے۔ آپ نے درس کا سلسلہ جاری رکھا۔ اس بارہ میں آپ جس قدر مشقت اٹھایا کرتے تھے اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ اخبار بدر لکھتا ہے کہ "یکم اپریل ۱۹۱۳ء کی شام کو مسجد اقصیٰ میں درس دیتے ہوئے اچانک حضرت خلیفۃ المسیح کو ضعفِ جسمی ہوگیا۔ بیٹھ گئے۔ پھر لیٹ گئے۔ ہاتھ پاؤں سرد ہوگئے۔ چلنے کی قوت نہ رہی۔ چارپائی پر اٹھا کر لائے۔ مگر راستہ میں جب مسجد مبارک کے پاس پہنچے۔ تو فرمایا۔ مجھے گھر نہ لے جاؤ۔ مسجد میں لے جاؤ۔ بمشکل تمام مسجد کی چھت پر پہنچ کر نماز مغرب پڑھی۔ کچھ دوائیں مقوی استعمال کی گئیں۔ باوجود اس کیفیت کے۔ بعد نماز مغرب ایک رکوع کا درس دیا۔ پھر چارپائی پر اٹھا کر گھر تک لائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رات کو افاقہ ہوا۔ صبح کو پھر درس دیا اور بیماروں کو دیکھا۔ ایک دفعہ رمضان شریف کے آخری عشرہ میں آپ اعتکاف بیٹھے۔ اعتکاف کے دوران آپ نے دس دن میں سارے قرآن مجید کا درس دیا۔ اس درس کی کیفیت بیان کرتے ہوئے اخبار بدر لکھتا ہے

"مولانا کی فیض رساں طبیعت اس خلوت میں بھی جلوت کا رنگ دکھا رہی ہے۔ قرآن مجید سنانا شروع کیا ہے۔ صبح سے ظہر کی اذان تک اور پھر بعد از ظہر عصر تک اور عصر سے شام تک اور پھر عشاء کی نماز کے بعد تک تین پارے ختم کرتے ہیں۔ مشکل مقامات کی تفسیر فرما دیتے ہیں۔ سوالوں کے جوابات بھی دیتے جاتے ہیں۔ یہ نہ تھکنے والا دماغ موہبت الٰہی ہے۔"

(بدر ۲۲ اکتوبر ۱۹۰۸ء)

آخری ایام میں جب کہ آپ بیمار تھے اور اسی بیماری میں آپ کی وفات ہوئی آپ اس امر کی انتہائی کوشش فرماتے رہے کہ جب تک زبان حرکت کر سکے قرآن کریم کا درس جاری رہے۔ آپ کے درسوں میں شامل ہونے والے بزرگ بیان کرتے ہیں کہ جب آپ جنوری ۱۹۱۴ء کے شروع میں بیمار ہوئے تو باوجود بیماری اور کمزوری کے حسب معمول مسجد اقصیٰ میں تشریف لے جا کر ایک توت کے درخت کا سہارا لیکر درس دیتے رہے گو راستہ میں ناتوانی کی وجہ سے ستا بھی لیتے تھے۔ جب کمزوری بہت بڑھ گئی اور مسجد کی سیڑھیوں پر چڑھنا دشوار ہو گیا تو مدرسہ احمدیہ کے صحن میں درس دینا شروع فرما دیا۔ ان ایام میں نقاہت کی وجہ سے دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر تشریف لاتے تھے مگر جب ضعف اور بھی بڑھ گیا اور دوسروں کے سہارے بھی چلنا مشکل ہو گیا تو اپنے صاحبزادہ میاں عبدالحی صاحب کے مکان میں درس دیتے رہے۔ جب اٹھنے بیٹھنے کی طاقت نہ رہی اور ڈاکٹروں نے درس بند کر دینے کا مشورہ دیا تو فرمایا۔ قرآن کریم میری روح کی غذا ہے۔ اس کے بغیر میرا زندہ رہنا محال ہے۔ لہٰذا درس میں کسی حالت میں بند نہیں کر سکتا۔ الفضل لکھتا ہے:۔

"ضعف کا یہ حال ہے کہ بغیر سہارے کے بیٹھنا تو درکنار سر کو بھی خود نہیں تھام سکتے۔ اس حالت میں ایک دن فرمایا کہ بول تو میں سکتا ہوں۔ خدا کے سامنے کیا جواب دوں گا۔ درس کا انتظام کر دو کہ میں قرآن سنا دوں۔"

(الفضل ۸ فروری ۱۹۱۴ء)

قبولِ احمدیت

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی آیات میں سے ایک آیت قرار دیا ہے۔ آپ کا سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کا واقعہ نہایت ایمان افروز ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ماموریت کے مقام پر سرفراز فرمایا تو آپ نے دعا کی کہ الٰہی مجھے کوئی مددگار عطا فرما۔ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض گذشتہ انبیاء نے بھی اسی رنگ میں دعائیں کی تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ

وَاجْعَلْ لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي
هَارُونَ أَخِي - اشْدُدْ بِهِ
أَزْرِي وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي

کہ اے میرے رب میرے اہل میں سے میرا ایک نائب تجویز فرما۔ یعنی ہارون کو۔ جو میرا بھائی ہے۔ اس کے ذریعہ سے میری طاقت کو مضبوط کر اور اس کو میرے کام میں شریک کر۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی دعا فرماتے تھے۔ رَبِّ اجْعَلْ لِّي مِن لَّدُنكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا۔ کہ اے میرے رب اپنی جناب سے مجھے ایک گواہ اور مددگار عطا فرما۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کا اسلام قبول کرنا آپ کی ایسی ہی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ لکھا ہے کہ آپ نے دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ اسلام کو عمر بن خطاب یا عمر بن ہشام (ابوجہل) کے ساتھ عزت دے۔ یعنی ان دونوں میں سے جس کو تو چاہے مسلمان بنا دے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی کسی ایسے ہی معاون کی ضرورت تھی جو عظیم دینی خدمت کا بوجھ اٹھانے میں آپ کا ہاتھ بٹا سکے۔ اس غرض کے لئے آپ نے بہت دعائیں کیں۔ آپ "آئینہ کمالات اسلام" میں فرماتے ہیں

"میں رات دن خدا تعالیٰ کے حضور چلاتا اور عرض کرتا تھا کہ اے میرے رب میرا کون ناصر و مددگار ہے میں تنہا ہوں..... اور جب دعا کا ہاتھ پے در پے اٹھا اور فضائے آسمانی میری دعاؤں سے بھر گئی تو اللہ نے میری عاجزی اور دعا کو شرف قبولیت بخشا اور رب العالمین کی رحمت جوش میں آئی تو مجھے ایک مخلص صدیق عطا فرمایا..... اس کا نام اس کی نورانی صفات کی طرح نورالدین ہے..... مجھے اس کے ملنے سے ایسی خوشی ہوئی جس طرح حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاروق کے ملنے سے خوش ہوئے تھے۔" (ص ۵۸۴)

غرض ایک طرف تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک فاروق کے ملنے کی دعا کیا کرتے تھے اور دوسری طرف حضرت مولوی نورالدینؓ صاحب ایک کامل راہنما کی تلاش میں تھے اور اس بارہ میں آپ اکثر دعا کیا کرتے تھے۔ کرامات الصادقین کے آخر میں عربی زبان میں آپ نے اپنی اس دلی تڑپ اور دعاؤں کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو سنا اور آپ کو کشاں کشاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس لے آیا۔ اس کی تقریب اس طرح پر ہوئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب پہلی مرتبہ ۱۸۸۴ء میں مخالفین اسلام کے لئے نشان نمائی کی دعوت کا ایک اشتہار شائع فرمایا تو اتفاقاً وہ اشتہار آپ کو ریاست کشمیر کے وزیر اعظم کی وساطت سے مل گیا۔ پڑھتے ہی آپ تحقیق الامر کیلئے قادیان کے لئے چل پڑے۔ روانگی سے پہلے آپ نے بہت دعائیں کیں۔ سفر میں بھی دعا کرتے رہے اور قادیان کے قریب پہنچ کر قادیان کو دیکھتے ہی نہایت اضطراب اور کپکپا دینے والے دل سے دعا کی۔ مومن میں ایک فراست ہوتی ہے۔ قادیان میں یکہ بان آپ کو مرزا نظام الدین صاحب کے پاس لے آیا۔ ان کو دیکھ کر آپ کے دل میں انقباض پیدا ہوا اور افسوس ہوا کہ آپ یہاں کیوں آئے لیکن جلد ہی آپ کو علم ہو گیا کہ وہ مرزا صاحب جن کی تلاش میں آپ نکلے ہیں وہ کوئی اور ہیں۔ چنانچہ حضرت اقدس مرزا صاحب کو اطلاع کروائی گئی۔ حضور کے جذب اور روحانی کشش کا آپ پر ایسا اثر ہوا کہ دیکھتے ہی گرویدہ ہو گئے۔ حضرت مولوی صاحب حضرت اقدس سے اپنی ملاقات کا تاثر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"چنانچہ آپ (حضرت مرزا صاحب) اس وقت سیڑھیوں سے اترے تو میں نے دیکھتے ہی دل میں کہا کہ یہی مرزا ہے اور اس پر میں سارا ہی قربان ہو جاؤں"!

آپ نے پہلی ہی ملاقات میں بیعت کی درخواست کی۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ مجھے ابھی اذن نہیں ہوا۔ آپ نے عرض کیا کہ پھر حضور وعدہ فرمائیں کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیعت لینے کا حکم آئے سب سے پہلی میری بیعت لی جائے۔ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے۔ انشاء اللہ پہلے آپ کو ہی موقع دیا جائے گا۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیعت لینے کا حکم آیا اور ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو بیعت کا دن مقرر ہوا تو سب سے پہلے حضرت مولوی صاحب بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

آپ کا اخلاص اور فدائیت

اس پہلی ملاقات کے بعد آپ عقیدت اور ارادت اور اخلاص اور محبت میں قدم آگے ہی بڑھاتے چلے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کے بارہ میں لکھا ہے کہ وہ ہر امر میں میری اس طرح پیروی کرتے ہیں جس طرح نبض کی حرکت تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے جب حضرت اقدس کے مقام کو پہچان لیا تو مردہ بدست زندہ کی طرح اپنے آپ کو حضور کے قدموں میں ڈال لیا۔ ایک موقع پر حضور کو مخاطب کرتے ہوئے حضرت مولوی صاحب نے لکھا:۔

"عالی جناب مرزا جی! مجھے اپنے قدموں میں جگہ دو۔ اللہ کی رضامندی چاہتا ہوں۔ اور جس طرح وہ راضی ہو سکے تیار ہوں اگر آپ کے مشن کو انسانی خون کی آبپاشی ضرور ہے تو یہ نابکار مگر محب انسان چاہتا ہے کہ اس کام میں کام آوے"

پھر لکھا:۔

"میں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔ جو کچھ ہے میرا نہیں۔ آپ کا ہے ..... دعا فرماویں کہ میری موت صدیقوں کی موت ہو"

اللہ تعالیٰ نے آپ کی تمنا کو پورا کیا اور آپ کو صدیقوں کا مقام عطا فرمایا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح آپ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد قدرت ثانیہ کا مظہر اول بنایا۔

استحکام خلافت

آپ کے عہد خلافت کا سب سے بڑا کارنامہ استحکام خلافت ہے۔ عجیب بات ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فتنۂ ارتداد کے قلع قمع کرنے کی توفیق دی اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے عہد میں جب سرکردہ لوگوں میں سے ایک طبقہ نے سرتابی کی روح کا مظاہرہ کیا اور "خلافت اور انجمن" کا فتنہ اٹھایا تو آپ نے نہایت عزم و ہمت اور جرأت کے ساتھ اس فتنہ کا قلع قمع کیا اور نظام خلافت کی اہمیت اور اس کے حقیقی مقام کو ظاہر کر کے جماعت احمدیہ کو ایک مضبوط چٹان پر قائم کیا۔ آپ کا یہ کارنامہ ایسا ہے جس کو احمدی نسلیں ہمیشہ احسان مندی سے یاد رکھیں گی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوش قسمت کون ہے؟

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا تعالیٰ سے بھی ..... صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادے سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اُسے پائے گا۔" (اشتہار تبلیغ ہدایت جلد دہم)

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

دعائے مغفرت

(۱) میرے والد محترم ماسٹر رشید احمد صاحب ریٹائرڈ ٹیچر مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۸۰ء بوقت ساڑھے چھ بجے شام وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پیدائشی احمدی اور صحابی حضرت مسیح موعودؑ علی بخش صاحبؓ کے بیٹے تھے۔ ۱۹۴۷ء سے قبل ماہل پور ضلع ہوشیار پور (بھارت) میں رہتے تھے اور جماعت احمدیہ کے امام الصلوٰۃ اور صدر رہے۔ اور زیادہ عرصہ جنرل سیکرٹری رہے۔ پارٹیشن کے بعد چونڈہ ضلع سیالکوٹ میں بسلسلہ ملازمت مقیم رہے اور ریٹائرمنٹ کے بعد وفات تک یہیں قیام پذیر رہے اور جماعت احمدیہ چونڈہ کے مختلف عہدوں پر کام کرتے رہے۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پُرجوش مبلغ اور مثالی احمدی تھے۔

آپ کی اولاد میں حمید احمد ایم ایس سی کراچی رہتے ہیں۔ لطیف احمد صاحب واپڈا میں S.E ہیں۔ منور احمد ایم ایس سی نائیجیریا میں ہیں۔ ڈاکٹر مظفر احمد ایم بی بی ایس ایم ڈی (امریکہ) شکاگو میں ہیں۔ اور خاکسار (ڈاکٹر سعید احمد) سول ہسپتال گوجرانوالہ میں پیتھالوجسٹ ہے۔ دونوں لڑکیاں شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔

احباب سے مرحوم کے لئے دُعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے اور درجات بلند فرمائے اور جملہ سوگواران کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی ہمت عطا فرمائے۔ آمین۔

(ڈاکٹر سعید احمد۔ پیتھالوجسٹ سول ہسپتال گوجرانوالہ)

(۲) محترم محمد ظفر اللہ خانصاحب لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) ۱۵ جنوری کو ٹریکٹر کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے تھے۔ چند روز ۔ C.M.H لاہور میں بستر علالت پر گزارنے کے بعد ۲۱ جنوری کو صبح سات بجے اپنے مولائے حقیقی کو پیارے ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

نماز جنازہ مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر دُعا بھی میاں صاحب موصوف نے ہی کرائی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ۔ تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ تینوں بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔ بڑے لڑکے مکرم صفی اللہ خاں صاحب فوج میں لیفٹیننٹ کرنل ہیں۔ دوسرے دونوں بیٹے زیر تعلیم ہیں۔

احباب سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(تصور احمد۔ جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

(۳) برادرم چوہدری حمید احمد صاحب سابق پروفیسر ٹی آئی کالج ربوہ حال نائیجیریا (مغربی افریقہ) کی والدہ محترمہ (اہلیہ مکرم ماسٹر حسن محمد صاحب کلوسوہلوی) مورخہ ۲۸ ۱/۲ بروز سوموار اپنی بچی کے پاس فیصل آباد میں ۲ ۱/۲ بجے بعد دوپہر وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ شام کو جنازہ ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز عشاء حضور نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ نیک، سادہ طبیعت، کم گو اور صاف گو تھیں۔ عمر ۸۰ سال کے قریب تھی۔ احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(شریف احمد کلو۔ دارالصدر شرقی۔ ربوہ)

اعلان نکاح

مکرم محترم جناب مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن انگلستان نے مسجد فضل لندن سے ملحقہ ہال میں ۱۵ دسمبر ۱۹۷۹ء بروز ہفتہ ساڑھے تین بجے شام عاجز کی بیٹی محترمہ بشریٰ احمدی (حبیبہ) کا نکاح مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر عزیزم محترم جناب ذوالفقار عثمان صاحب ولد محترمی جناب سیٹھ ابوبکر عثمان صاحب کے ساتھ پڑھا۔ اور عاجز کی درخواست پر وکالت کے فرائض بھی خود ادا کئے۔ اس موقع پر کثیر تعداد میں بزرگوں، رشتہ داروں اور احباب کے علاوہ بہت سے غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت اختیار کی۔ بعد میں مکرم جناب شیخ صاحب نے پُرسوز اجتماعی دُعا کے ساتھ بچی کو رخصت کیا۔

یہ بچی حضرت چوہدری اللہ بخش صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مالک اللہ بخش سٹیم پریس قادیان کی پوتی اور عزیزم ذوالفقار عثمان محترم سیٹھ عثمان یعقوب مرحوم کے پوتے ہیں۔

احباب دُعا فرمائیں کہ یہ رشتہ دونوں خاندانوں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ بابرکت بنائے۔ آمین

(چوہدری عنایت اللہ احمدی سابق مبلغ انچارج تنزانیہ مشرقی افریقہ)

انجنیئرنگ میں داخلے

جو احمدی طلباء اور طالبات ایف ایس سی پری انجنیئرنگ یا بی ایس سی کے بعد انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور اور یونیورسٹی کالج آف انجنیئرنگ ٹیکسلا میں داخلہ کے خواہشمند ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ سال ۸۰-۱۹۷۹ء کے داخلے مارچ کے آخری ہفتے سے شروع ہو رہے ہیں۔ داخلہ فارم و پراسپکٹس ملنے اور داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ کا اعلان انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور کی طرف سے پاکستان ٹائمز، نوائے وقت اور مشرق میں بذریعہ اشتہار ماہ مارچ میں کیا جائے گا۔ طلباء و طالبات کی راہنمائی کے لئے پچھلے سال ۷۹-۱۹۷۸ء کی میرٹ لسٹ حاضر ہے۔

		لاہور		ٹیکسلا	
۱- بی ایس سی	سول انجنیئرنگ	۶۵٫۵	فی صد	۶۳٫۱	فی صد
۲- "	الیکٹریکل انجنیئرنگ	۶۴٫۰	"	۶۱٫۸	"
۳- "	مکینیکل "	۶۲٫۳	"	۶۰٫۹	"
۴- "	پٹرولیم اینڈ گیس "	۶۲٫۶	"	—	
۵- "	کیمیکل انجنیئرنگ	۶۰٫۵	"	—	
۶- "	میٹالرجیکل "	۵۹٫۷	"	—	
۷- "	مائننگ "	۵۹٫۲	"	—	
۸- "	آرکیٹیکچر	۶۰٫۳	"	—	
۹- "	سٹی اینڈ ریجنل پلاننگ	۵۸٫۹	"	—	

تمام داخلہ لینے والے احمدی طلباء و طالبات اور ان کے والدین سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ہر طرح کی معلومات اور راہنمائی کے لئے مندرجہ ذیل طلباء سے رجوع کریں:۔

(۱) محمد اکرم خالد تھرڈ ایئر کمرہ نمبر ۲۷ زبیر ہال انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور

(۲) بشارت احمد سیکنڈ ایئر کمرہ نمبر ۴۹ " " "

(صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور)

درخواستہائے دُعا

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ اور چھوٹا بیٹا محمد انعام کاشف حرصہ دراز سے بیمار ہیں۔ علاوہ ازیں خاکسار بھی کئی مشکلات کی وجہ سے پریشان ہے۔ احباب جماعت احمدیہ سے درخواست ہے۔ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو مریضوں کو کامل شفایابی عطا فرمائے اور ہماری تمام تر مشکلات دُور کر دے۔ آمین

(محمد اکرم اطہر۔ لاہور)

مکرم علی انور صاحب ابڑو امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لاڑکانہ گذشتہ کئی ماہ سے بیمار ہیں اور ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ تمام احباب سے دُعا کی درخواست کی جاتی ہے۔

(نذیر احمد۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاڑکانہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

— باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے تاثرات بقیہ صفحہ اول —

بہت جرأت سے ان کا مقابلہ کر کے میچ جیت لیا۔ انہوں نے زور دے کر کہا یہ ٹورنامنٹ ہر سال مسلسل منعقد ہونا چاہیئے۔

فضل عمر کلب ربوہ کے سرپرست اور پاکستان ایمیچیور باسکٹ بال فیڈریشن کے سابق صدر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے نمائندہ الفضل سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ ٹورنامنٹ غیر معمولی طور پر اچھے ماحول اور اچھی سپورٹ میں منعقد ہوا کھلاڑیوں نے بہترین سپورٹس مین سپرٹ کا مظاہرہ کیا۔ اور ربوہ سے باہر کے ٹورنامنٹوں میں جو بدمزگیاں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میں پیدا نہیں ہوئیں۔ انہوں نے جہیب بنک کی ٹیم کو غیر معمولی قرار دیا۔ اور اس کے کھلاڑی ماجد صاحب کے متعلق کہا کہ اگر یہ ایشیا میں بہترین نہیں تو چند چوٹی کے کھلاڑیوں میں سے ضرور ہیں۔

فضل عمر کلب ربوہ کی ٹیم کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ ربوہ کی ٹیم کو باہر کی ٹیموں سے زیادہ میچ کھیلنے کا موقعہ نہیں ملا ورنہ اپنی کارکردگی کھیل کی مہارت اور فیصلہ کرنے میں ان کا معیار اونچا ہے۔ انہوں نے پرانے کھلاڑیوں کے میچ کو بھی بہت دلچسپ اور اچھا قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر اس قسم کے میچ ہوتے رہیں تو باہمی محبت اور تعلق بڑھتا رہے گا۔ انہوں نے ٹورنامنٹ میں شمولیت اختیار کرنے والے افراد کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اس سلسلہ میں ربوہ کی انتظامیہ نے بھی بڑا اچھا تعاون کیا ہے۔ انہوں نے ٹورنامنٹ کے منتظمین کی کارکردگی کی بھی تعریف کی اور کہا کہ خاص طور پر صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نے بڑی اچھی طرح انتظامات کئے۔ اسی طرح اسلم شاہ منگلا صاحب نے بھی بڑی محنت سے کام کیا۔ انہوں نے تمام منتظمین کا بھی شکریہ ادا کیا۔

محترم مرزا طاہر احمد صاحب نے کہا کہ اس ٹورنامنٹ کی کامیابی میں پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن کے نائب صدر، پنجاب باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے نائب صدر اور گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے سابق پرنسپل محترم چوہدری محمد علی صاحب کا بڑا ہاتھ ہے جو کہ سالہا سال سے بڑی خاموشی سے مگر بڑی محنت سے باسکٹ کے کھلاڑیوں کو تربیت دے رہے ہیں اور یہ انہی کی کوششوں کا فیض ہے کہ پاکستان کی بڑی بڑی باسکٹ بال ٹیموں میں ربوہ کے کھلاڑی شامل ہوتے رہے ہیں۔ اس ٹورنامنٹ میں آرمی، حبیب بنک اور نیشنل بنک کی ٹیم میں ربوہ کے کھلاڑی شامل تھے۔ اور اکثر پاکستان کی قومی ٹیم میں بھی چوہدری صاحب کے تیار کردہ کھلاڑی شامل ہوتے رہے ہیں۔

نمایاں کامیابی

خاکسار کے بڑے لڑکے عزیزی محمد اکرم عمر واقف زندگی نے جامعہ احمدیہ کے آخری شاہد کے امتحان میں ۱۳۱۹/۱۹۵۰ نمبر لے کر پہلی پوزیشن حاصل کی ہے الحمد للہ علیٰ ذالک عزیز مذکور نے ایف ایس سی کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مقدس مشورہ اور دعاؤں سے ۱۹۷۳ء میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔ اور ہر سال اپنی کلاس میں متواتر اوّل آتا رہا۔

عزیز مذکور نے اکتوبر ۱۹۷۸ء میں گورنمنٹ بورڈ کے فاضل عربی کے امتحان میں بھی ۴۱۶/۴۰۰ نمبر لے کر بورڈ میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت و سلامتی سے رکھے اور دینی و دنیوی ترقیات عطا فرمائے اور خادم و سلسلہ احمدیہ کی بے لوث خدمت کرنے والا بنا دے آمین

حکیم محمد افضل فاروقی صدر جماعت احمدیہ اوچ شریف۔ ضلع بہاولپور

نادر موقع سے ضرور فائدہ اٹھایئے

اعلیٰ رہائشی سکیم۔ کشادہ گلیاں۔ برلب سڑک۔ زمین ہموار نہایت مفید۔ برف خانہ فیکٹری ایریا کے پاس۔ چمن عباس اور مذبح خانہ ربوہ سے ملحقہ رقبہ پر پانچ مرلہ، دس مرلہ، اور ایک کنال کے رہائشی پلاٹ برائے فروخت۔ خواہشمند حضرات جلد از جلد اپنا پلاٹ بیعانہ دے کر ریزرو کروالیں۔ اس کے بعد فوری رجسٹری اور باموقعہ قبضہ ملے گا

آپ کی خدمت میں کوشاں ادارہ

فضل عمر پراپرٹی ڈیلرز اینڈ سپلائرز

نزد ریلوے پھاٹک مسجد اقصیٰ روڈ ربوہ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

تمام عالم میں غلبۂ اسلام کے حصول کے لئے مالی قربانیاں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے غلبۂ اسلام کے حصول کی خاطر صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ قائم فرمایا ہے۔ اسے مضبوط سے مضبوط تر بنانا ہر مخلص احمدی کا جذبہ ہے وہ دنیا کے کسی حصہ میں رہتے ہوں فرض ہے۔ مالی قربانیوں میں اپنے قدم اور آگے بڑھایئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

خاکسار:۔ سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

اخبار احمدیہ بقیہ صفحہ اوّل

نماز جمعہ سے قبل خطبہ میں انہوں نے اسلامی اخلاق کے ایک اہم پہلو ضبط نفس کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ ایسے وقت میں جبکہ جوش پیدا کرایا جاتا ہے۔ اور اشتعال کا ماحول پیدا کیا جاتا ہے۔ ایک ایماندار انسان کا اپنے نفس پر قابو پانا بہت بڑا خلق ہے۔ آپ نے بتایا کہ ہمارے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ اس اعلیٰ خلق کا بہترین نمونہ ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ کسی کو گالی نہیں دینا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے کبھی کسی کو گالی نہیں دی آپ رحمۃ للعالمین تھے۔ اور آپ کی رحمت کے دائرے میں آپ کے دشمن بھی شامل تھے۔ انہوں نے کہا کہ چونکہ ہم نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے خلق کی اطاعت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اس لئے ہم کو بھی چاہیئے کہ ہم امام الزمان علیہ السلام کی ہدایت پر عمل کریں۔

آپ نے یاد دلایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا تھا کہ کوئی احمدی کسی کو گالی نہیں دے گا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ربوہ میں کوئی اجنبی تو کیا کسی جانور کے کان میں بھی گالی کی آواز نہیں آئے گی۔ ہمارے لبوں پر ہمیشہ حکمت کے کلمات ہوں اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم کے ذکر سے ہماری زبانیں تر ہوں۔ محترم مولانا نے احباب جماعت کو تحریک کی کہ وہ پاکستان کی سلامتی استحکام اور مضبوطی کے لئے دعائیں کریں۔ خدا کرے کہ ہم اس کو ناراض کرنے والے نہ ہوں اور اس کا رحم اور اس کا فضل حاصل کرنے والے ہوں۔ خدا ہم پر رحم کرے اور اپنی برکات عطا کرے آمین

درخواستِ دعا

مکرم مولوی عبد الباسط صاحب مبلغ انچارج زیمبیا مشن نے اطلاع دی ہے کہ مکرم ڈاکٹر کرنل رمضان صاحب کی بائیں آنکھ بند ہو گئی ہے وہ علاج کی غرض سے لندن جا رہے ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں مکرم ڈاکٹر صاحب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

اکسیر گلٹی پستان

دودھ دینے والے جانوروں کے لئے

ایک ہفتہ کا کورس قیمت ۲۱ روپے

حیوانات کی ادویات کا لٹریچر مفت طلب کریں

کیور ہیومیڈین کمپنی رجسٹرڈ

(ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی رجسٹرڈ)

ربوہ فون نمبر ۶۰۶

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴